محمد کریم خان☆

امثالِ بخاری اور اخلاقیات

اخلاق تعلیماتِ اسلامی کا ایک جزو لاینفک ہے۔انسان جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اس کائنات کی بہت ساری اشیا سے اس کا کچھ نہ کچھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے، اسی تعلق کو بہ حسن وخوبی انجام دینا اخلاق ہے۔اخلاق سے مقصود بندوں کے حقوق وفرائض کے وہ تعلقات ہیں جن کو ادا کرنا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔اسلام کی بنیاد اخلاق حسنہ پر ہے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت لاتمم حسن الأخلاق(۱)

میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

اس مضمون میں صحیح بخاری کی اُن احادیث کو ذکر کیا گیا ہے، جن میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثالیں دے کر اخلاقیات کی تعلیمات کو سمجھایا ہے اور ہمیں درس عبرت ونصیحت دیا ہے۔ لہذا پہلے امثال کا مفہوم اور مقصد بیان کیا جاتا ہے، پھر بخاری شریف سے مثالیں ذکر کی جائیں گی۔

لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع امثال ہے، یہ لفظ درج ذیل مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

مانند، نظیر، کہاوت، افسانہ، مشہور قول، تشبیہ، عبرت، روایت، معیار، نمونہ، صفت، بات، دلیل، مقدار، ہم صورت، ہم شکل، کہانی، داستان، یک ساں، ویسا ہی، موافق، جیسا، تصویر، صورت، حکایت(۲)۔

☆تحقیق کار: بہاءالدین زکریا یونیورسٹی۔ملتان

اور اصطلاحی طور پر لفظ مثل اور امثال مختلف مفاہیم کے لئے استعمال ہوتے ہیں:
۱۔کسی غیر واضح اور غیر محسوس چیز کو واضح اور محسوس شئے کے ساتھ تشبیہ دینا۔
۲۔نگاہوں سے اوجھل چیز کا موجود شئے کے ذریعے استعارے کے ساتھ مشاہدہ کروانا۔
۳۔سانچہ یا نمونہ یا ناپ جس کے ذریعے کوئی چیز بنائی جائے۔
۴۔کوئی حقیقی یا فرضی واقعہ جو عبرت و نصیحت کے طور پر بیان کیا جائے۔
۵۔کوئی مشہور قول یا بات جس سے کوئی عبرت یا نصیحت حاصل کی جائے۔(۳)

مثال بیان کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی غیر واضح اور غیر محسوس حقیقت کو مخاطب کے فہم سے قریب تر لانے کے لئے کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی جائے جو واضح ہو، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہئے کہ جو چیز عام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے، مثال کے ذریعے سے گویا اس کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے۔قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں یہ طرزِ بیان بڑی کثرت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے، کیوں کہ جن حقائق سے یہ دونوں آگاہ کرنا چاہتے ہیں وہ زیادہ تر غیر مرئی و غیر محسوس ہیں۔اس لئے تمثیلات کا مضمون بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں تدبر کرنا قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے، قرآن مجید میں ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۝(۴)

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

امثالِ بخاری

ذیل میں اس حوالے سے چند امثال بخاری پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔مشبہات سے بچنا

عن النعمان بن بشير قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: فمن اتقى الشبهات استبراء لدينه وعرضه، ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام، كالراعي يرعى حول الحمىٰ، يوشك أن يرتع فيه، قال أبو عيسىٰ: هذا حديث حسن صحيح(۵)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شبہ ڈالنے والی چیز سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کرلی، جو شبہ

ڈالنے والی چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا؛ اس کی مثال اُس چرواہے کی ہے جو کسی دوسرے کی چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو قریب ہے کہ جانور اس چراگاہ سے بھی چر لیں۔

مسائل ونصائح

☆ مسلمان پر حلال وحرام کی تمیز کرنا لازمی ہے۔(۶)

☆ جس چیز کی حلت وحرمت واضح نہ ہو اس سے بچنا دینی فریضہ ہے۔

☆ مشتبہات سے بچنے والا اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔(۷)

☆ مشتبہات سے بچنا اپنی عزت محفوظ کرنا ہے۔(۸)

☆ تفہیم دین کے لئے اشتباہ والی اشیا میں جرح وتعدیل کرنا جائز ہے۔(۹)

☆ مشتبہات سے نہ بچنے والا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ اسلام میں کسی اور کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔

☆ اشیا کی تین اقسام ہیں: ۱۔حلال ۲۔حرام ۳۔مشتبہات۔(۱۰)

☆ اشتباہ والی اشیا میں دلائل سے حلت وحرمت واضح ہو جائے تو عمل کرنا جائز ہے۔(۱۱)

۲۔امانت کا قائم رکھنا

حدثنا حذيفة، قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ينام الرجل النومة فتُقبضُ الأمانةُ مِنْ قلبه فَيظَلُّ أثرُها مِثْل من اثر الوَكْتِ، ثم يَنَام النومة فتُقبض فيبقى أثرها مثل الجمر كجمرٍ دَحْرَجْتَهُ على رِجْلِك فنَفَطت فَتَراه مُنْتَبِرًا وليس فيه شيئ(۱۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی تھوڑی دیر سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی۔اس کا ہلکا سا نشان نقطہ کی طرح رہ جائے گا، پھر ایک بار سوئے گا تو امانت اُس کے دل سے اٹھ جائے گی، اس کا نشان ایک انگارہ کی طرح رہ جائے گا، جس طرح کہ ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکا دے اور کھال پھول کر چھالے کی شکل اختیار کر لے اور اس کے اندر کچھ نہ ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبی سے نعمان بن بشیر کے علاوہ اور طرق سے بھی مروی ہے۔

مسائل ونصائح

☆ قرب قیامت امانت اٹھ جائے گی۔

☆ مسلمانوں کا فرائض وواجبات کو پورا نہ کرنا اور منہیات سے نہ رکنا علامات قیامت میں سے ہے۔(۱۳)

☆ ایسی صورت میں مسلمانوں کے دل نور ایمان سے خالی ہو جائیں گے۔(۱۴)

☆ امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام آگ کا عذاب ہے۔

☆ امانت کا قائم رکھنا لوازمات ایمان میں سے ہے۔(۱۵)

☆ مسلمانوں کو امانت کو قائم رکھنا چاہئے۔(۱۶)

۳۔آدمی تجربات سے سیکھتا ہے

عن أبی هریرة، عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال: لا یلدغ المؤمن من جُحر واحدٍ مرتین (۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح

☆ مومن کو جہاں سے ایک دفعہ دھوکا ملے دوبارہ وہاں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

☆ مسلمان کو اپنے امور حکمت ودانائی سے چلانے چاہئیں۔(۱۸)

☆ مومن تجربات سے سبق سیکھتا ہے۔(۱۹)

☆ آدمی کو اپنے دینی ودنیاوی امور میں غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔(۲۰)

☆ مومن کو اگر کسی گناہ کی سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت میں اسے دوبارہ سزا نہیں ملے گی۔

☆ مومن اپنے امور میں غور وفکر کر کے عمل کرتا ہے۔

☆ غافل مومن بغیر سوچے سمجھے اپنے اُمور سر انجام دیتا ہے اور دوبارہ دھوکا کھا جاتا ہے۔(۲۱)

☆ شریر آدمی سے نرمی نہ کی جائے اور اس پر اعتماد نہ کیا جائے۔(۲۲)

۴-صحبت کا اثر

حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا أبان، عن قتادة عن أنس قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم: مثل جليس الصالح كمثل صاحب المسك، إن لم يصبك منه شيء أصابك من ريحه، ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير، إن لم يصبك من سواده أصابك من دخانه(۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک ہم نشین کی مثال خوش بو والے کی طرح ہے، اگر تو اس سے کچھ نہ بھی خریدے تو عمدہ خوش بو کو اس سے پا ہی لے گا؛ بُرے ہم نشین کی مثال بھٹی دھونکانے والے کی طرح ہے، اگر تو اس کی سیاہی سے بچ بھی جائے تو اس کا دھواں تجھے ضرور پہنچے گا۔

مسائل ونصائح

☆ نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے۔

☆ بُرے آدمی کی صحبت سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ مشک پاک اور طیب چیز ہے۔(۲۴)

☆ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے، اگر دوست اچھے ہوں تو خود بھی اچھا ہوگا اور اگر وہ بُرے ہوں گے تو خود بھی بُرا ہوگا۔(۲۵)

☆ نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔(۲۶)

☆ بُرے آدمیوں کی دوستی اور بیٹھک سے اجتناب کرنا چاہئے۔(۲۷)

☆ بُری مجلس سے بچنے سے آدمی کا دین اور دنیا محفوظ ہوتی ہے۔(۲۸)

☆ اچھی مجلس میں بیٹھنے سے بندے کو دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔(۲۹)

۵-اتحادِ امت

عن أبي موسىٰ الأشعري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم: المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا، وشبك بين أصابعه(۳۰)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے، جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں تشبیک کی یعنی ایک دوسرے میں داخل کیا۔

مسائل ونصائح

☆ اہلِ ایمان ایک دوسرے کے لئے سکون ومضبوطی کا باعث ہیں۔(۳۱)

☆ تمام اہلِ اسلام کے لئے لازم ہے کہ اتحاد کو برقرار رکھیں۔(۳۲)

☆ اتحاد کو توڑنے والا ذلیل ورسوا ہوگا۔(۳۳)

☆ وعظ ونصیحت کے دوران مثال دینے اور سمجھانے کے لئے تشبیک دینا جائز ہے۔(۳۴)

☆ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں تفریق وتخریب کا باعث بنے۔(۳۵)

☆ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے دنیا وآخرت میں معاون ومددگار ہے۔(۳۶)

۶۔حفاظتِ زبان

عن أبي هريرة: سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إن العبد لَيَتَكَلَّمُ بالكلمة ما يتبين فيها ينزل بها في النار أبعد ما بين المشرق (والمغرب)(۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ بعض اوقات ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح

☆ بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے۔
☆ بغیر تفکر وتدبر کے کی ہوئی بات سے بعض دفعہ بھاری نقصان ہوجاتا ہے۔(۳۸)
☆ کسی لفظ کو زبان پر لانے سے پہلے عواقب پر غور وفکر کرنا چاہئے۔
☆ جس بات سے نقصان ہو وہ نہ کرنا بہتر ہے۔(۳۹)
☆ زبان کی حفاظت کرنی چاہئے۔(۴۰)
☆ اسلام میں فحش اور برائی والا کلام جائز نہیں ہے۔(۴۱)
☆ انسان جس کلام کے حسن وقباحت سے واقف نہ ہو اسے زبان پر نہ لائے۔(۴۲)

۷۔حسن سلوک

عن عدی بن حاتم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: اتقوا النار ولو بشق تمرة، فمن لم یجد فبکلمة طیبة(۴۳)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو، پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

مسائل ونصائح

☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔(۴۴)
☆ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔
☆ سائل حقیقی کو سختی سے جواب دینا جائز نہیں ہے۔(۴۵)
☆ غریب، مسکین اور کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔(۴۶)
☆ اچھی بات کرنے سے قلب کی صفائی وپاکیزگی میں اضافہ ہوتا ہے۔(۴۷)
☆ بندے کو قول وفعل کے ساتھ صدقہ اور نیکی کمانے پر حریص رہنا چاہیے۔(۴۸)

۸۔ حقیقی منزل آخرت

عن ابن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ببعض جسدي فقال: كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل، وعد نفسك في أهل القبور (۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں غریب کی طرح یا مسافر کی طرح زندگی گزار اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

مسائل ونصائح

☆ مال ودولت کا حریص ہونا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔
☆ موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔
☆ جتنا مال ودولت کم ہوگا قیامت کے دن حساب وکتاب میں آسانی ہوگی۔
☆ لوگوں کے ساتھ میل جول کم رکھنے سے آدمی حسد، عداوت، بغض، کینہ، چغل خوری اور دوسرے بُرے رزائل سے محفوظ رہتا ہے۔(۵۰)
☆ دنیا فانی ہے۔(۵۱)
☆ ہر وقت اطاعتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہئے۔(۵۲)
☆ زندگی میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔(۵۳)
☆ اس دنیا میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے(۵۴)

۹۔ مؤمن ہمیشہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

عن عبد اللّٰه بن عمر يقول: قال رسو ل اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: اخبروني بشجرة كالرجل المسلم، تؤتي أكلها كل حين باذن ربها، لايتحات ورقها؟ ثم قال: هي النخلة(۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے، پھر فرمایا: وہ کھجور کا

درخت ہے۔

مسائل ونصائح

☆ طلبہ اور مستفیدین کو متوجہ رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

☆ علم کے شوقین کا ذوقِ علم بڑھانے کے لئے ان سے سوالات کیے جائیں۔(٥٦)

☆ سوال کرنے کا مقصد مسئول کو پریشان کرنا یا مغالطہ میں ڈالنا نہیں ہونا چاہئے۔(٥٧)

☆ امتحان لینے کے لئے اپنے شاگردوں یا اصحاب سے سوال کرنا جائز ہے۔(٥٨)

☆ اپنے اساتذہ، شیوخ یا بڑوں کے سامنے خاموش رہنا بہترین عمل ہے۔(٥٩)

☆ مثالیں دے کر مسائل کو سمجھانا بہترین تبلیغ علم ہے۔

☆ مسلمان اخلاق وعادات اور حسنِ اعمال میں مستقل مزاج ہوتا ہے۔(٦٠)

☆ کھجور کے درخت کی طرح مسلمان بھی اپنی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دوسروں کے لئے سرچشمہ خیر بن سکتا ہے۔(٦١)

☆ جیسے کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہیں، اسی طرح مومن کے دل میں ایمان بڑا گہرا ہوتا ہے۔(٦٢)

☆ سوال کرنا عدم علمیت پر دلالت نہیں کرتا۔

☆ مومن ہمیشہ سچا، کھرا، ملن سار، خوش مزاج اور دوسروں کے لئے نافع ہوتا ہے۔(٦٣)

☆ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہئے کہ وہ کسی کے لئے نقصان کا باعث نہ ہو۔(٦٤)

١٠۔اخوت اسلامی

عن النعمان بن بشير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى(٦٥)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بندوں کی مثال ان کی آپس میں محبت، اتحاد اور شفقت میں ایک جسم

کی طرح ہے کہ جب جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کے سارے جسم کو نیند نہ آنے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

مسائل ونصائح

☆ مومن کا اپنے مومن بھائی کے ساتھ معاملہ محبت وشفقت والا ہونا چاہئے۔(۶۶)

☆ اہل ایمان کو ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔

☆ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔(۶۷)

☆ مسلمان کی مسلمان کے ساتھ ہم دردی ایمان کی بنیاد پر ہونی چاہئے، کسی اور سبب سے نہیں ہونی چاہئے۔(۶۸)

☆ اہلِ اسلام کو ایک دوسرے کے لئے سکون وراحت کا باعث ہونا چاہئے۔(۶۹)

☆ ایمان اور تکالیف ومصائب لازم وملزوم ہیں، کیوں کہ ایمان اصل اور تکلیف اس کی فرع ہیں، جیسا کہ جسم اصل اور اعضا اس کی فرع ہیں۔(۷۰)

۱۱۔حدود اللہ کو قائم رکھنا

عن النعمان بن بشير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: مثل القائم على حُدُودِ الله والمُدْهِنِ فيها كَمثل قوم استهموا على سفينة فى البحر، فأصاب بعضهم أعلاها وأصاب بعضهم أسفلها، فكان الذين فى أسفلها يَصعدُون فيستقُون المآء فيصبُّون على الذين فى أعلاها، فقال الذين فى أعلاها: لانَدَعُكم تصعدون فتؤذوننا، فقال الذين فى أسفلها: فإنا ننقُبها فى أسفلها فنستقى، فإن أخذوا على أيديهم فمنعوهم نجوا جميعاً، وإن تركُوهم غرقوا جميعاً قال أبو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح(۷۱)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حدود الٰہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی کرنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصے کو باہم تقسیم

کرلیا۔ بعض کو اوپر حصہ اور بعض کو نیچے والا حصہ ملا؛ نچلے والے اوپر والے حصے میں جاکر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا، پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے، کیوں کہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو، اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں گے تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔

مسائل ونصائح

☆ حدود الٰہیہ کو قائم کرنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔

☆ تمام مسلمان ایک کشتی کے سواروں کی طرح ہیں، اگر کسی ایک کو یا بعض کو نقصان پہنچے گا تو تمام کو نقصان پہنچے گا۔

☆ اگر مسلمانوں نے حدود الٰہیہ کو قائم کیا اور امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کے فریضے کو ادا کیا تو نجات پائیں گے۔ (۷۲)

☆ گناہ گار گناہوں کی وجہ سے اور نیکوکار بھلائی کا حکم نہ دینے اور برائی سے نہ روکنے کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔ (۷۳)

☆ تقسیم کے وقت تطیب نفس کے لئے قرعہ ڈالنا جائز ہے۔ (۷۴)

☆ مسلم اُمہ کو نقصان پہنچانے والے کو روکنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ (۷۵)

☆ جو طاقت ہونے کے باجود برائی کو نہ روکے تو وہ مستحق عذاب ہے۔ (۷۶)

☆ مسلمان کے لئے کوئی ایسا کام جو اس کے پڑوسی کے لئے نقصان دہ ہو، کرنا جائز نہیں ہے۔ (۷۷)

☆ پڑوسی کو اپنے پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ بہ شرط استطاعت امر بالمعروف اور نھی عن المنکر واجب ہے۔ (۷۸)

۱۲۔ نقصان سے بچنا

عن صفوان بن يعلى عن أبيه رضي الله عنه قال: فأتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاهدرها فقال: أيدفع يده إليك فتقضمها كما يقضم

الفحل(۷۹)

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رہنے دیتا، تا کہ تم اس طرح چبا لیتے جیسے اونٹ گھاس کو چبا لیتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح

☆ مسلمان کا دوسرے مسلمان کے جسم کو نقصان پہنچانا منع ہے۔

☆ اپنے جسم کی حفاظت کے لئے نقصان پہنچانے والے کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔(۸۰)

☆ دفاع کرتے ہوئے جو نقصان پہنچایا جائے وہ شرعاً معاف ہے۔(۸۱)

☆ کسی مسلمان نے اپنے دفاع میں اگر دوسرے کا عضو ضائع کر دیا تو اس پر دیت یا قصاص نہیں ہے۔(۸۲)

☆ ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔

☆ اپنے آپ کو نقصان سے بچانا لازم ہے۔

۱۴۳۔عورتوں سے حسنِ سلوک

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج شیء فی الضلع أعلاه، فإن ذهبت كسرته وإن تركته لم يزل أعوج(۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔

مسائل ونصائح

☆ عورتوں کے ساتھ معاملات نہایت محتاط انداز میں تدبیر و حکمت کے ساتھ حل کرنے

چاہئیں(۸۴)۔

☆ حضرت حواء کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔(۸۵)

☆ عورتوں کی کج روی اور ایذا رسانی پر صبر کرنا چاہئے۔(۸٦)

☆ میاں بیوی کو آپس میں نباہ کرنا چاہئے۔

☆ عورت کو طلاق دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔(۸۷)

☆ عورتوں کے ساتھ بھلائی والا سلوک کرنا چاہئے۔(۸۸)

☆ عورتوں پر ظلم کرنا اسلام میں منع ہے۔

☆ عورتیں کم زور اور مرد قوی ہیں، مردوں کو اس بارے میں خاص احتیاط کرنی چاہئے۔(۸۹)

حوالہ جات

۱۔ مؤطا امام مالک۔حسن الخلق، رقم ۸، ص ٦۰۱۔

۲۔ لسان العرب۔ل: ج ۱۱، ص ٦۱۰۔

☆۔ تاج العروس۔ل: ج ۱۵، ص ٦۸۰۔

☆۔ المفردات فی غریب القرآن۔۴٦۲۔

☆۔ الصحاح۔ل: ج ۵، ص ۱۸۱٦۔

☆۔ المنجد (عربی): م، ص ٧۴٦۔

☆۔ المنجد (مترجم): م، ص ۹۴٦۔

☆۔ القاموس الوحید: م، ص ۱۵۲۳۔

☆۔ فیروز اللغات: الف، ص ۱۲۱۔

☆۔ ایضاً: م، ص ۱۲۰۳۔

☆۔ غیاث اللغات: م، ص ۴۵۲۔

۳۔ المفردات فی غریب القرآن: م، ص ۴٦۳۔

☆۔ الصحاح: ل، ج ۵، ص ۱۸۱٦۔

☆۔ المنجد، (عربی): م، ص ۷۴۷۔

☆۔ تاج العروس: ل، ج ۱۵، ص ۶۸۱۔

☆۔ القاموس الوحید: م، ص ۱۵۲۳۔

☆۔ لسان العرب: ل، ج ۱۱، ص ۶۱۳۔

☆۔ غیاث اللغات: م، ص ۴۵۲۔

۴۔ الحشر ۵۹: ۲۱۔

۵۔ بخاری، البیوع: رقم ۲۰۵۱، ص ۱۶۰۔

☆ مسلم، المساقۃ: رقم ۴۰۹۴، ص ۹۵۵۔

☆ ترمذی، البیوع: رقم ۱۲۰۵، ص ۱۷۷۲۔

☆ ابوداؤد، البیوع: رقم ۳۳۲۹/۳۳۳۰، ص ۱۴۷۳۔

☆ نسائی، البیوع: رقم ۴۴۵۸، ص ۲۳۷۷۔

☆ مسند احمد: رقم ۱۸۳۹۶، ۱۸۴۰۲۔

۶۔ عمدۃ القاری: ج ۱، ص ۴۳۸۔

۷۔ فتح الباری: ج ۳، ص ۲۹۱۔

۸۔ ایضاً:

۹۔ ایضاً:

۱۰۔ عمدۃ القاری: ج ۱، ص ۴۳۸۔

۱۱۔ ایضاً:

۱۲۔ بخاری، الرقاق: رقم ۶۴۹۷، ص ۵۴۵۔

☆ مسلم، الایمان: رقم ۳۶۷، ص ۷۰۲۔

☆ ترمذی، الفتن: رقم ۲۱۷۹، ص ۱۸۷۰۔

☆ ابن ماجہ، الفتن: رقم ۴۰۵۳، ص ۲۷۲۱۔

۱۳۔ عمدۃ القاری: ج ۱۵، ص ۵۶۹۔

۱۴۔ ایضاً: ص ۵۷۰۔

۱۵۔ فتح الباری: ج ۱۱، ص ۳۳۴۔

۱۶۔ نزھۃ القاری: ج۵، ص۲۶۴۔
۱۷۔ بخاری، الادب: رقم ۶۱۳۳، ص۵۱۷۔
☆ مسلم، الزھد: رقم ۷۴۹۸، ص۱۱۹۶۔
☆ ابوداؤد، الادب: رقم ۴۸۶۲، ص۱۵۸۰۔
☆ مسند احمد: رقم ۸۹۳۷۔
۱۸۔ فتح الباری: ج۱۰، ص۵۲۸۔
۱۹۔ ایضاً:
۲۰۔ عمدۃ القاری: ج۱۵، ص۲۶۷۔
۲۱۔ ایضاً: ص۲۶۸۔
۲۲۔ فتح الباری: ج۱۰، ص۵۲۸۔
۲۳۔ بخاری، الذبائح والصید: رقم ۵۵۳۴، ص۴۷۶۔
☆ مسلم، البر: رقم ۶۶۹۲، ص۱۱۳۶۔
☆ ابوداؤد، الادب: رقم ۴۸۲۹، ص۱۵۷۸۔
☆ مسند احمد: رقم ۴/۴۰۴۔
۲۴۔ نزھۃ القاری: ج۳، ص۴۶۳۔
۲۵۔ عمدۃ القاری: ج۸، ص۳۷۶۔
۲۶۔ فتح الباری: ج۴، ص۳۲۴۔
۲۷۔ ایضاً:
۲۸۔ ایضاً:
۲۹۔ ایضاً:
۳۰۔ بخاری، المظالم: رقم ۲۴۴۶، ص۱۹۲۔
☆ مسلم، البر والصلۃ: رقم ۶۵۸۵، ص۱۱۳۰۔
☆ ترمذی، البر والصلۃ: رقم ۱۹۲۸، ص۱۸۴۶۔
۳۱۔ الصف ۶۱:۴۔
۳۲۔ آل عمران ۳:۱۰۳۔

۳۳۔ ایضاً:۵:۱۰۵۔

۳۴۔ فیوض الباری: ج۲،ص۱۹۴۔

۳۵۔ ایضاً:

۳۶۔ فتح الباری: ج۱۰،ص۴۵۰۔

۳۷۔ بخاری، الرقاق: رقم ۶۴۷۷،ص ۵۴۴

☆ مسلم، الزہد: رقم ۷۴۸۱۸۲،ص۱۱۹۴

☆ ترمذی، الرقاق: رقم ۲۳۱۴،ص ۱۸۸۵

۳۸۔ عمدۃ القاری: ج۱۵،ص ۵۵۳

۳۹۔ ایضاً:

۴۰۔ فتح الباری: ج۱۱،ص ۳۰۹

۴۱۔ ایضاً:ص ۳۱۱

۴۲۔ ایضاً:

۴۳۔ بخاری، الرقاق: رقم ۶۵۶۳،ص ۵۴۹

☆ مسلم، الزکوۃ: رقم ۵۰-۲۳۴۹،ص ۸۳۸

☆ نسائی، الزکوۃ: رقم ۲۵۵۴،ص ۲۲۵۳

۴۴۔ عمدۃ القاری: ج۶،ص ۳۷۵

۴۵۔ الضحیٰ ۱۰:۹۳

۴۶۔ فیوض الباری: ج۶،ص ۲۷

۴۷۔ عمدۃ القاری: ج۶،ص ۳۷۵

۴۸۔ فتح الباری: ج۳،ص ۲۸۳

۴۹۔ بخاری، الرقاق: رقم ۶۴۱۶،ص ۵۳۹

☆ ترمذی، الزہد: رقم ۲۳۳۳،ص ۱۸۸۶

☆ ابن ماجہ، الزہد: رقم ۴۱۱۴،ص ۲۷۲۷

۵۰۔ عمدۃ القاری: ج۱۵،ص ۵۰۰

۵۱۔ ایضاً:

۵۲۔ ایضاً:

۵۳۔ آل عمران ۳:۱۴۰

۵۴۔ فتح الباری: ج۱۱، ص۲۳۴

۵۵۔ بخاری، العلم: رقم ۶۱، ۲۷، ص ۷، ۹

☆ مسلم، صفات المنافقین: رقم ۷۱۰۲، ص ۱۱۷۶

☆ مسند احمد: رقم ۶۴۷۷

۵۶۔ انوار الباری: ج۵، ص۵۱

۵۷۔ ایضاً:

۵۸۔ فیوض الباری: ج۱، ص۲۴۱

۵۹۔ ایضاً:

۶۰۔ انوار الباری: ج۵، ص۵۱

۶۱۔ ایضاً:

۶۲۔ فیوض الباری: ج۱، ص۲۴۱

۶۳۔ عمدۃ القاری: ج۲، ص۲۰

۶۴۔ ایضاً:

۶۵۔ بخاری، الادب: رقم ۶۰۱۱، ص۵۰۹

☆ مسلم، البر والصلۃ: رقم ۶۵۸۶، ص ۱۱۳۰

☆ مسند احمد: رقم ۱۸۴۰۱، ۱۸۴۰۳، ۱۸۴۰۸

۶۶۔ عمدۃ القاری: ج۱۵، ص۱۷۵

۶۷۔ ایضاً: ص۱۷۶۔

۶۸۔ فتح الباری: ج۱۰، ص۴۳۹

۶۹۔ ایضاً:

۷۰۔ ایضاً: ص۴۴۰۔

۷۱۔ بخاری، الشرکۃ: رقم ۲۴۹۳، ص۱۹۶

☆ ترمذی، الفتن: رقم ۲۱۷۳، ص ۱۸۷۰

۷۲۔ فیوض الباری: ج ۱۰، ص ۲۱

۷۳۔ نزھۃ القاری: ج ۳، ص ۸۰۷

۷۴۔ عمدۃ القاری: ج ۹، ص ۲۸۱

۷۵۔ ایضاً:

۷۶۔ نزھۃ القاری: ج ۳، ص ۸۰۷

۷۷۔ عمدۃ القاری: ج ۹، ص ۲۸۱

۷۸۔ نزھۃ القاری: ج ۳، ص ۸۰۷

۷۹۔ بخاری، الجھاد: رقم ۲۹۷۳، ص ۲۳۹

۸۰۔ عمدۃ القاری: ج ۱۰، ص ۲۹۱

۸۱۔ ایضاً:

۸۲۔ فتح الباری: ج ۴، ص ۴۴۴

۸۳۔ بخاری، احادیث الانبیاء: رقم ۳۳۳۱، ص ۲۶۹

۸۴۔ عمدۃ القاری: ج ۱۱، ص ۱۴۔

۸۵۔ نزھۃ القاری: ج ۴، ص ۳۶۷

۸۶۔ عمدۃ القاری: ج ۱۱، ص ۱۴۔

۸۷۔ فتح الباری: ج ۶، ص ۳۶۸

۸۸۔ عمدۃ القاری: ج ۱۱، ص ۱۴

۸۹۔ النسآء ۴: ۳۴